جلد ۵ | بمبئی :- دوشنبہ ۱۸ - شوال المکرم ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۰۰ سنہ عیسوی | نمبر

مقدمہ متنازعہ الجھیش
مان تو گئے

دہلی کے پنجابی سوداگروں میں جو جمعہ کے روز مسجد کی نماز تک دوکانیں بند رکھنے کی بابت کچھری بازی ہو رہی تھی شکر ہے کہ وہ پورے طور سے دم کھا گئی اور یہ تجویز پختہ ہو گئی ہے ... سوداگر تجویز نامہ پر جمعہ قدرل دستخط بھی کر چکے۔ گرزن اور سے کچھری میں سے دس پانچ چار دام تجویز ہو گئے ... ہر چند مسلمانوں نے اُن دنیا کے کتنوں کو تائی معقول کیا۔ مگر انہوں نے پیشتر پر اقتضی دہرنے دیا۔ سناہے کہ کسی ٹوکری والے نے بھی بہت مشکل سے پھنسایا ہے ... دو ہفتہ کا انتظار کر کے اِن ذات شریف کی بابت بھی ہم اور بطریق درخواست کر ینگے اگر انکو کچھ عداوتی فرنش ہو تو ہم بھی تیار ہو جائیں۔

اب ادہر ڈہل گئے

جرمن اخبارات یا تو ہماری سرکار دولتمدار کو بے نقط سنا رہے تھے یا اب تعریفیں کر رہے ہیں۔ یہ بھی عجب ہے ... بہادر پھسلنے پھالی کر رہے ہیں۔ کبھی اُدھر کبھی اُدہر جنگ ٹرانسوال کے شروع شروع میں ہماری بہادر فوج کی اُن شکستوں سے جو بار بار ہوئیں نے انکا تیر یا زخم کا دل بڑھانے کیلئے کھالی تہیں۔ جرمن اخبارات نے ہماری گورنمنٹ عالیہ کی نسبت سمجھ لیا تھا کہ بس اسکی شوکت و عظمت ڈوبنے ہی کی ہے۔ بقول شخصے دور کے ڈہول سہانے۔ بس تو پھر کیا تھا انہیں اپنی وہ دشمنی ظاہر کرنے کا موقعہ مل گیا۔ ... کی بات ہے کہ کشتی کا تماشا دیکھنے والے اُسی پہلوان کی طرف ہو جاتے ہیں جو زبردست نظر آتا ہو۔ مگر اب ان اخبارات کی آنکھیں کھل گئیں کہ گورنمنٹ برطانیہ واقعی زبردست ہے۔ کیونکہ ایسی خطرناک حالت میں بھی اس نے جرمن کے جہاز ... پکڑ لیے ... جرمن خاموش ہو گیا۔ اسلئے مجبوراً اخبارات کو بھی رخ بدلنا پڑا۔

ایسے مہربان ہوئے

جرمنی اخبارات خدا جانے ہماری گورنمنٹ بہادر کی سی ڈانٹ سے دم بخود ہو گئے کہ وہ اب بجائے مخالفت بڑے زور و شور کے ساتھ ہماری سی کہہ رہے ہیں۔ بلکہ اپنے شہنشاہ کی تجویزوں کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ چنانچہ ایک اخبار ... نامی جو پہلے نہایت آزادی کے ساتھ ہماری مخالفت اور بہت بڑے بڑے حملے کر رہا تھا اب لکھتا ہے کہ گورنمنٹ جرمنی کا جو فرض ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے ایسی حالت میں معاہدہ کر لینے کی ضرور تحریک کرنی چاہیے یہ بالکل ... ہے۔ جرمن کو تو اس بارے میں انگلستان کا معاون بننا چاہیئے۔ کیونکہ اس نے اگر معاہدہ کر دیا۔ تو فرانس پورا لطف اٹھاتا ... ہمارا ساتھ کیا دیتا گا؟

مجبوری سے مجبور ہو گئے

ہم تو سمجھے تھے کہ فوج انگریز جو ہماری گورنمنٹ کے تمام دلاوروں سے لڑی ہیں وہ چار ہی حملوں میں بھاگ جائینگے لیکن دشمن کی اس حرکت پر ہنسی آتی ہی کہ وہ شکار جنتر ہے جو ہماری گورنمنٹ سے لڑ رہے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ نامور ہیں انکی وہی مثل ہے کہ گیا تھا چوبے بننے کو چھبے بنے ہی سخت جان نکلے۔ ہمارے خیال کے بالکل الٹا معاملہ ہوا۔ یہ تو ہماری ہی فوج کو گیدڑ بنا دکھلاتے ہیں۔ اور ہماری بہادر بلی کی طرح شور کرتے ہیں۔ خدا جانے ہماری برٹش فوج کے ساتھ اسکا کیا انجام ہوتا ہے مگر بالفعل آثار تو کچھ بہتر کے پائے جاتے ہیں اگر کسی موقعہ پر وہ بچتے نہیں۔ بلکہ موقعہ بے موقعہ نہایت دلیری کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اور اگر کبھی حملہ کا موقعہ نہیں پاتے تو حملے کی دھمکیاں دے دیکر پریشان کرتے ہیں جیسا کہ ۱۳ فروری کا تار مظہر ہے کہ ڈچوں نے رینسبرگ پر ایک برٹش جماعت کو پسپا کر دیا۔ فوج کا تھوڑا سا نقصان بھی ہوا اب ہمارے رینسبرگ کے مشرقی حصہ پر حملہ کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اور ہماری طرح متعین سلنگرسفونٹین رینسبرگ کی طرف لوٹ آنے پر مجبور کی گئی جسکی وجہ فوج لوٹ آئی۔ خیر اسکا چنداں مضائقہ نہیں مجبوری سے انسان مجبور ہے۔ پھر اس میں ہماری فوج کا کیا قصور ہے۔ وہ مقام ہی ایسا خراب ہو گا کہ اس سے نہ بنتے بنتے ساتھ اوقات ضائع کرینگے پس بہتر ہے کہ اسی مقام سے ... اسکو خود ہی مجبور ہو کر ... خیال ہی کا اسوقت ٹوٹ جائیں۔ خدا ... ہو جائیگا پھر اسکا آخر انجام تو ہمارے ... وقت ہم اپنے دل کی ساری دل کی کل نکال لینگے۔

بھوک بری بلا ہے

آسمانی آفتوں سے تو سبھی مجبور ہیں کیسا ہی رستم زماں خاں ہو مگر اسمیں کسیکا کچھ بس نہیں ہے۔ ہماری بہادری اور محنت غرضکہ سب چیزیں ان آسمانی آفتوں کے آگے بیکار ہیں۔ ہمارے بہادر جرنیلوں نے بہت کچھ کوششیں کیں اور کر رہے ہیں مگر ان آسمانی آفتوں کے آگے سب بیکار ہو جاتی ہیں۔ اول اول فوج میں چیچک اور اسکی بیماری پھیل گئی۔ جب اس سے خدا خدا کر کے امن ہوا تو دریا نے تو گیا نے رنگ دکھایا کہ جسکی طغیانی کی وجہ سے ہماری فوج پار اترنے سے مجبور رہی جب پانی کی طغیانی کم ہوئی۔ تو بارش کی وجہ سے کیچڑ اسقدر ہو گئی کہ جسمیں توپوں کا چلنا محال ہو گیا غرضکہ انہی آفتوں کی وجہ سے لیڈی سمتھ اور کمبرلی کے محصورین ابتک ڈچوں کے چنگل سے آزاد نہ ہو سکے۔ اور نہ معلوم انکی بد قسمتی کب تک انکو دشمنوں کے چنگل میں پھنسا رکھیگی کمبرلی کے محصورین کا تو برا حال ہے۔ خدا ان پر رحم کرے کہ بیچاروں نے سامان رسد کی کمی سے گھوڑوں کا گوشت کھانا شروع کر دیا۔ اور آجکل انکی بسر اوقات صرف گھوڑوں کے گوشت پر ہے۔ مگر ہمیں یہ خوف ہے کہ گھوڑے ختم ہو جانیکے بعد ان مصیبت زدوں کا کیا حال ہوگا۔ یہ بات ہمارے افسر ضرور حتی الوسع انکی رہائی کی کوششیں کرتے ہونگے ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں مگر ڈچوں نے کمبخت چاروں طرف کے مورچے ایسے مضبوط کر رکھے ہیں کہ جن میں سے فوج کا نکلنا ذرا ٹیڑھی کھیر معلوم ہوتا ہے مگر ہمیں اپنے بہادر افسروں سے امید ہے کہ وہ زبردست حملہ کر کر بہت جلد ان کے مورچے توڑ دینگے اور اپنے بھائیوں کو صحیح سلامت نکال لینگے ورنہ انکی وہیں ... پڑیگی خدا ان کو سلامتی کیساتھ رہائی دے۔

یہہ ذرا ٹیڑھی مصلحت ہے

یہ معما کچھ کچھ اینجاب کی سمجھ میں آیا تو ہو گر پورا کھولکر اسکا حل کرنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے آخر اس قدر گم ہونیکا سبب کیا ہے جو مختلف مقامات پر اکثر فوجکے سپاہی گم ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ۱۳ حال کے جنرل رابرٹس بہادر کے تار سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۰ حال کو کپتان ... معہ ایک بریگیڈ کے آریج ریور سے رامدام کیطرف روانہ ہوئے راستہ میں ایک خفیف سا مقابلہ ہوا۔ ہمارے چار مقتول باغی مجروح اور ۲۰ سپاہی گم ہو گئے۔ ہمارے ناظرین اسکی یہ خیال نکریں کہ جان کے خوف سے یا فوج سے کنارہ کشی کر کے محنت سے گھبرا کر بھاگ جاتے ہیں بھاگنا اور محنت سے گھبرانا۔ یہ تو ہماری فوج کے خمیر میں نہیں اسلئے تو آپ لوگ اطمینان رکھیں۔ ان بیچاروں سے تو ہماری فوج پاک ہے۔ ان کے گم ہونے میں بھی ضرور کوئی مصلحت ہے۔ ذرا ٹیڑھی سہی۔ ہم بتائے دیتے ہیں کہ کیا مصلحت ہے۔ سنئے۔ مختلف مقامات پر جو سپاہی وغیرہ گم ہوتے ہیں شاید انہوں نے ہر ہر جگہ یہ سرنگ کھود رکھی ہو کہ چاروں طرف سے نکلکر پھر دریا کو ایک گھیر لینگے جیسا کہ انہوں نے لیڈی سمتھ وغیرہ کو گھیر رکھا ہے۔ اگر اسطرح ہم پھر دریا کو گھیر لینگے تو یہ داغ ہمارے دلسے بالکل دور ہو جائیگا۔ شاید یہی مصلحت ہو۔ یا یہ ہو گی کہ گمشدہ سپاہی بھیس بدلکر جاسوسی کریں۔ یا کسی موقعہ پر پھوٹ ڈلوا دین کے بھیدے اوڑادین۔ غرض کہ یہ ٹیڑھی مصلحت ڈچوں کو سیدھا کر دیگی۔ اگر یہ ٹیڑھی مصلحت خدانخواستہ سیدھی پڑ گئی تو ڈچوں کا وہ ہی سین نظر آئیگا جیسا کہ حال کی کسی جنگ میں ایک مقام پر توپیں اور کارتوس چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئے ہیں بلکہ اس میں اس سے بھی ایک مشتہ زیادہ بدحواسی دکھائینگی اور ادھر ادھر ڈھونڈتے پھرینگے۔

گورنری الٹ پلٹ

خدا کرے کہ یہ انقلاب اہل بمبئی کو مبارک ہو۔ زمانۂ انقلاب نے تو سامان باختہ کر رکھے ہیں۔ یقین ہے کہ یہ انقلاب اس انقلاب کو منقلب کر دیگا۔ کیونکہ ہمارے تازہ گورنر ہر طرح لائق ہونگے علاوہ وجاہت ہی جلد رائے عامہ اسلام ہوتے ہیں۔ ما بدولت یک لفظ میں تبادلہ کے ذریعے سے [illegible] کر دی اہل بمبئی کے نصیب جاگ گئے۔ آپکا نام نامی لارڈ نارتھ کوٹ ہے۔ صورت کے ہی اچھے سیرت کے بھی اچھے۔ اب دیکھیں کہ حرف معروف بمبئی میں کیونکر رہ سکتا ہے۔ گورنمنٹ نے بہت ہی اندھیر مچا رکھی تھی۔ اسکی وجہ یہ ہی تھی کہ لارڈ سینڈہرسٹ صاحب بہادر گورنر سابق نہایت ہی رحمدل تھے اور انہوں نے کئی بار کوشش کی اور پھر بمبئی کی [illegible] گورنر جلال ایسے ہیں جو اسکی رعایت کریں۔

سنا ہے کہ گورنر صاحب کی علمی لیاقت بھی بہت ملی ہے بلکہ یہ سیکا فیصلہ ہے کہ اپنی آمد کی تاریخ یادگار اپنے ساتھ ہی لیکے آئے۔ چنانچہ ہمارے ایک لائق کرم فرما منشی محمد [illegible] صاحب نے جو تاریخ کے لئے غور کیا تو گورنر صاحب کا نام ہی سامنے آگیا کہ ادھر ادھر کیا خیال دوڑاتے ہو۔ اعداد حلق تو یہ ہی ہیں موجود ہیں۔ انہوں نے جو حساب لگایا تو واقعی پورے ۱۳۱۶ء معلوم ہوگئے۔ جو شخص آپکے نام سے سنہ ہجری نکالا ہے ہم مسلمانوں کو خاص طور پر خوشخبری سنانے میں کہ جناب پہلے دن [illegible] بلکہ یقین کامل ہے کہ گورنر صاحب بہادر اپنی عالی حوصلگی سے مسلمانوں کے حال پر کرم فرما کے ہی عام امداد کیلئے ضرور کوشش کرینگے۔ مگر گورنر صاحب کی آمد کی خوشی کیساتھ یہ غم بھی ہوا کہ گورنمنٹ [illegible] نام کرسی ہجری نکالا ہوا [illegible] بمبئی میں [illegible] آپ ہی [illegible]

نئی چلش پیدا ہو گئی

فرانس ایکبر سے ہماری گورنمنٹ آنکھیں دکھا رہا تھا اور ایسی ایسی شرارتیں کرتا تھا کہ ہمارے بہت سے لوگ بے جانت نہیں ہیں کے رہ گئے۔ کوشش ترکی بار ادھر چلا مگر مصلحت وقت دیکھ دیکھ کے طرح دیگئے۔ مگر اب جبکہ بنیادی صورت گذر گئی۔ خواہ مخواہ بھی ہماری گورنمنٹ کو فرانس کے بھی کان کھولنے پڑینگے۔ کئی بار اوسکو بہلے ماتھوں کیطرح سمجھا دیا گیا مگر اوسنے اس کان سنا اور اس کان اڑا دیا۔ بلکہ اور بھی زیادہ شرارتیں شروع کر دیں۔ وہاں کے اخباروں نے تو وہ طوفان مچایا کہ خدا کی پناہ کھلم کھلا ہماری گورنمنٹ کو گالیاں دینے لگے کئی بار گورنمنٹ فرانس سے ان بیہودہ اخباروں کی شکایات بھی کی گئی مگر اوسنے کچھ توجہ نہ کی۔ ایک معتدل اخبار نے ہماری معصوم سلطنت کا خاکہ اڑایا جس طرح کا الزام سر پر دھرنے لگا۔ مضمون کو دیکھکے ہمارے پارلیمنٹ والوں کو نہایت جوش آیا۔ ایک ہی اونہوں کی کسر تھی جو گولی کی طرح خون کے بدلے بدلنے۔ ہمارے بہادر مدبر ان نے بہت ہی ضبط کیا۔ مگر اسپر بھی گورنمنٹ فرانس کو سخت نوٹس بتائی کہ اگر اس بدزبان اخبار کی پوری طرح گوشمالی نہ کیگئی تو اچھا نہ ہوگا۔ اوسنے دنیا سازی کے طریق پر اوس اخبار پر باقاعدہ مقدمہ چلایا مگر یہ غضب دیکھئے کہ نا پسند آپ کا رزائی کرکے اوسکو صاف چھوڑ دیا۔ اور چھوڑا ہی نہیں بلکہ خاص طور پر اوس اخبار کے ایڈیٹر کی عزت افزائی کی گئی۔ اسپر سفیر برطانیہ متعینہ پیرس نے اعتراض کیا تو اوسکی سخت توہین کیگئی۔ وہ بیچارا بغیر گورنمنٹ کی اجازت کے وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ ہماری گورنمنٹ کو بھی جوش آگیا۔ اوس نے فرانس سے جواب طلب کیا۔ اوسنے جواب دیا کہ یہ سفیر ہی نالایق ہے۔ یہاں رہنے کے قابل نہیں۔ ہمیں بڑا جوش کیساتھ کہا کہ اگر پھر بھیجا تو ہی سفیر رہیگا نہیں تو پھر کیا معاملہ ہے دیکھئے اب دنیا کس کی سمجھاتی ہے۔

روس اور ترکی کی چخپ

ایک مدت سے روسی اور ترکی فوج میں جو کشمکش ہو رہا تھا ترک تو ضبط کئے بیٹھے تھے حضور سلطان المعظم کے حکم سے چپ چاپ سرحد پر بیٹھے تھے مگر روسی فوج کی شرارت نے اوسکو مقابلہ کیلئے مجبور کر دیا۔ اسکی مفصل کیفیت یہ ہے کہ روسیوں کی فوج اور ارمنیوں کی ایک جماعت کمال گھبرائی تو وہ ترکی علاقہ کے ایک شہر میں جو کہ سرحد سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے گھس آئی۔ اور اونہوں نے جو دیکھا دیا تو سرحدی محافظوں سے الجھ پڑے۔ اونہوں نے سمجھا تھا کہ ترکی فوج فرانسی ترجمہ بھی اسکو دیکھ دیکھ اور منہ لیکے اس شہر پر ارمنی جا رہے ہونگے۔ لیکن ترکی فوج نے پیشتر سے بدل جلا کے وہ وہ صفائی کے ہاتھ دکھائے کہ سب کے اوسان باختہ کردئے۔ روسی فوج اور ارمنی ہر گئی۔ مگر وہ تین روز کے بعد پھر وہ فوج مع سامان کے درست ہو کر پھر آموجود ہو گئی پھر ترکی فوج نے اوسکی مرمت کر دی۔ روسی فوج کو جب اس کی ذلت اٹھانی پڑی تو الٹے پاؤں دم دبا کے بھاگی۔ جب اوسنے سمجھ لیا کہ یوں تو ترکی فوج سے بس نہیں سکتے تو اوسنے ایرانی فوج کو جو [illegible] خدا جانے کیا گھسا دیا کہ وہ بھی ساتھ ہو لی پھر حملہ سب نے ملکے بڑے زور کے ساتھ کیا۔ ترکوں نے ان کو بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ ترکوں کے ۱۴ اور حملہ آوروں کے ۳۰ قتل ہوئے۔

اسکی خبر باب عالی کو پہونچی تو اوس ایران اور روس کو بڑی سختی کے ساتھ ڈانٹ بتائی کہ یاتو تم اپنی فوجوں کو اوس طرفان سے تمیزی سے روکو۔ نہیں تو پھر خیر نہ ہوگی۔

ابھی اسکا جواب کچھ نہیں دیا گیا دیکھئے کیا

بقیہ ملاحظہ صفحہ ۸

اسکی چندان پرواہ نہین

اب زور و شور ٹھنڈا ہوا۔ ہماری برٹش کی ٹڈی دل فوج کو دیکھکر گھبرا گئے کہ جسے مقابلہ تھا۔ لاکھون جرمن ساون کی گھٹا کی طرح امڈی چلی آتی ہین ہم کہان تک انسے مقابلہ کرینگے اور کیونکر انسے بازی جیتینگے اِس وقت ایک لاکھ ۸۰ ہزار کے قریب برٹش فوج میدان جنگ مین پہنچ چکی۔ بھلا ایسی اولوالعزم گورنمنٹ سے کون مقابلہ کرے کہ ۸۰ ہزار فوج کے مقابلہ مین ایک لاکھ اسی ہزار فوج بھیجدی۔ اب تو جرمن ہر طرف سے اوکتا گئے ہین انکے حوصلے پست ہو گئے ہین جیسا کہ ۱۲ ار فروری کا تار مظہر ہے کہ سر انگلینڈ کی فوج اور دشمن کی فوج کے درمیان مقابلہ ہوا ایک کپتان اور پانچ سپاہی مجروح ہوئے اور ایک لفٹنٹ اور چھ سپاہی دشمن کے ہاتھ قید ہوئے اسکی چندان پرواہ نہین سپاہیون کا قید ہونا بھی ہمارے لئے ایک معنی سے مفید ہے جیسا کہ کسی پچھلے پرچہ مین لکھا گیا ہے کہ انکے یہان سامان رسد کی بہت قلت ہے۔ اگر ہمارے قید ہون گے تو انکو کھانا ضرور دینگے۔ اس سے انکا بھی سامان رسد مین کمی ہوگی۔ اور انکی پریشانی بڑھیگی یہ بات ہمارے واسطے بہت مفید ہے انکے حوصلے تو پست ہو چلے۔ اسکا ثبوت اس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ ایک لفٹنٹ اور صرف ۶ سپاہی قید کر سکے۔ ورنہ اس سے پہلے دونی تگنی کھیپین قید کر لے گئے ہین انکے مقابلہ مین یہ کھیپ بہت ہلکی ہے۔ ایک لفٹنٹ اور چھ سپاہیون کے قید ہونے سے ہماری ٹڈی دل فوج کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ مگر انکے ہان انکی قدر ہوگی ایک لفٹنٹ اور چھ سپاہیون کو کر کے سرنگ کی جان کو روئینگے جب ہماری گورنمنٹ نے اپنی طرح سے بندوبست کر لیا ہے کہ کوئی جرمنی جہاز سامان رسد بھیجنے نہ پائے اور ہر طرف سے رسد پہنچنے کے رستے روک دئے ہین۔ یہ آثار بہت اچھے ہین۔ اور انہی آثارون کو فتح کے آثار سمجھنا چاہئے۔

ذرہ کیچڑ خشک ہو جانے دو

اکثر واقعات ایسے پیش آجاتے ہین کہ جنسے ہمارے بہادر افسرون کی کوشش مین ذرا سی کمی رہجاتی ہے ورنہ کوشش اور تدبیر تو ایسی ایسی کرتے ہین کہ جو باون تولہ پاؤ رتی کا کام ہے مگر آسمانی آفتون کو کوئی کیا کرے۔ ہمین کسی کا کیا بس ہے۔ اگر یہ دقتین پیش نہ آتین تو اب تک کبھی کا ہمارے بہادر اور سپہ افسرون نے برلن پر برٹش کا جھنڈا چڑھا دیا ہوتا۔ کرنل پلومر بہادر بمقام نیو چیپل پر دشمن کی مخالفت مین بہت مستعدی سے کوشش کر رہے ہین اور آگے بڑھنے پر زور دے رہے ہین مگر اونکی بڑی ہوائی کوششون کو بدقسمتی نے سرد کر دیا۔ اور انکے جوش کو باران رحمت نے کیچڑ مین دبا دیا ہے۔ یہ کیچڑ ایسی بلا ہے جسمین توپین نہین چل سکتین۔ اب تو وہین کچھ سبقت کی توپین نہین کہ خواہ مخواہ بھی کیچڑ مین لیجاکر خراب کر دین تمام چرخ وغیرہ خراب ہو جائین میلی ہو جائین۔ دوسرے ہماری فوج مہذب ہے۔ وہ ایسی بد تہذیب نہین کہ کیچڑ مین ہی گھس کر کرنے۔ ولایتی بوٹ اور پتلونون کے بھی خراب ہو جانیکا خیال نہ رہے اور جرمن کا کیا ہے وہ تو بد تہذیب قوم ہے کیچڑ مین ہی توپین گھسیٹ کر لیجاینگے اور ہماری فوج پر دھڑا دھڑ فیر کرنے شروع کر دینگے۔ اون کا کیا نقصان ہوتا ہے۔ اون کے گھر کے باوا کا مال ہے جو اونہین جانے اول کا درد ہو۔ اگر توپین خراب ہو جاینگی تو اونکی بلا سے۔ کچھ یہ سامان جرمنی کا دیا ہوا ہے۔ کچھ توپین ہماری برٹش فوج سے لوٹ کر لینگے۔ پھر اونہین توپونکے خراب ہونیکا کیا درد ہو۔ اونکی تو بن آئی ہے۔ وہ تو ایسے موقعہ کے منتظر رہا کرتے ہین۔ خیر جب تک کیچڑ خشک ہو تم خوب گل کھلا لو۔ مثل مشہور ہے کبھی کا دن بڑا اور کبھی کی رات بڑی۔ ذرا کیچڑ خشک ہو جانے دو پھر تماشہ دیکھنا کہ ہماری جنبش فوج تمہاری بد تہذیبی کا مزہ چکھاتی ہے جو کبھی یاد کروگے۔

اسمین بھی کچھ مصلحت ہے،

فوج تو اپنی بہادری اور ہوشیاری میں مشہور ہوکر دنیا میں یکتا ہین مگر ہماری بہادر فوج بھی انسے ہوشیاری مین دو ہاتھ بڑھی ہین بہادری مین غرضکہ کسی بات مین انسے کم نہین ہین اگر یہ بیس ہین تو ہمارے بہادر اکیس ہین ہماری فوج بلا مصلحت تو کوئی کام کرتی ہی نہین مرنے مین مارنے مین بھاگنے مین قیدی بننے مین غرضکہ ہر کام مین مصلحت ضرور ہوتی ہے۔ اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہین کہ فتح ضرور ہماری ہی گورنمنٹ کی ہوگی کیونکہ کوئی کام بلا مصلحت کے ہوتا ہی نہین اگر کسی مقام پر ہمارے بہادرون کو بھاگنا پڑا تو لوگ کہدیا کہ اسمین مصلحت ہے۔ ورنہ کیا مجال کہ ہم جرمنون کے مقابلہ سے بھاگ جائین۔ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے برٹش فوج کے افسر اور سپاہیون کی گمشدگی کی اکثر خبرین آئین اور آ رہی ہین جیسا کہ ۱۵ ار فروری کے تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقام ... پر ہماری فوج کے ۳ افسر اور ۱۰ سپاہی مقتول اور ۹ افسر اور ۱۱۱ سپاہی مجروح اور ۲ افسر اور ۱۰ سپاہی گم ہوگئے۔ مگر یہ بات اپنی سمجھ کے درمیان مین نہین آتی کہ یہ گم کیسے ہو جاتے ہین۔ اور گم ہونیکی کیا وجہ کیا زمین مین سما جاتے ہین یا آسمان پر اوڑ جاتے ہین مگر معلوم ہوا کہ اسمین بھی مصلحت ہے۔ یہ گمشدہ سپاہی کیا عجب کہ ان ظاہری سپاہیون سے اچھا کام دکھائین۔ یہ کسی سرنگ مین دھنس جاتے ہین اور اندر ہی اندر اپنا کام کر رہے ہین ہر سرنگ مین دس بیس چپکے سے چلے جاتے ہین۔ اور ہمارا یہ خبر مشہور کر دیتے ہین کہ اسقدر سپاہی گم ہوگئے تاکہ فوج لوگ جو تاڑنے مین آفت کے پرکالے ہین۔ کہین نہ تاڑ جائین۔ جو بچارون کی سرنگ کے اندر ہی پامال ڈالین اس مصلحت سے گمشدگی کی خبر مشہور ہوتی ہے ظاہری سپاہی تو یہان ہی فرض کرتے رہینگے مگر یہ باطنی سپاہی خاص برلن پر ہی پہنچکر دو دو ہاتھ دکھادینگے کیا اب بھی ہماری فتح ہونے مین کسی کو کچھ شک باقی رہجائیگا۔

جلد جلد خبرین دو

ولایت کی رعایا تو ایسی بیکرجی کرتی ہو کر گویا وہی
سلطنت کی مالک ہے۔ مانا کہ وہ گورنمنٹ بڑی والی ہے
وس کے مقابلہ مین بھی تین خداؤن کا پابند ہے۔
کالی مرچ والون کیطرح شکنجہ مین کسی نہین۔ کابلی
اونٹون کی طرح آزاد ہے۔ مگر ایسا بھی کیا غضب ہے
کہ گورنمنٹ کی وقعت ہی اوٹھا دی وفادار
رعایا کو یہہ کب زیبا ہے کہ گورنمنٹ سے بات بات پر بگڑتی
ہے۔ لندنی رعایا صرف اتنی سی بات پر بیجا شور و
غل مچاتی ہے کہ ہم کو جنگ ٹرانسوال کی خبرین فوراً
کیون نہین دی جاتین۔ اور بعض خبرین بہت دیر کی
کیون آتی ہین۔ بس آجکل وہان ہر طرف ہر مجلس
ہر کارخانے ہر محفل ہر مکان ہر میدان مین یہی
چرچا رہتا ہے کہ خبرین دیر دیر مین آنے سے
کچھہ دال مین کالا معلوم ہوتا ہے۔ بازارون
مین عام چرچا بس آزادی کیساتھ ہونے لگا
ہے۔ مثل مشہور ہے جتنے منہ اوتنی باتین۔ آجکل
ہر شخص بجائے خود گلیڈسٹون بنا ہوا ہے۔ بعض
کوتہ اندیش بے تکے ذہنی مین ایسے برے
نتیجے نکال دیتے ہین کہ ناقہمون مین بیچینی پھیل جاتی
ہے۔ اب تو گورنمنٹ نے صاف انکار کر دیا کہ ہمکو
کوئی ضرورت نہین جو بغیر تحقیق کیے ہم خبرین شائع
کرین۔ اور نہ ہم جنرل بولر پر یہہ تاکید کرنا مناسب
سمجھتے ہین کہ وہ جلد جلد خبرین بھیجین۔ اب کیا
رعایا پہلے سے بھی گئے گزرے۔ خدا جانے انگلستان
کی رعایا ایسی کیون بولا رہی ہے اگر کوئی واقعی یہی
پیچ کی بلا نازل ہوجائے تو یہہ تو مثل از مرگ واویلا
مچاچکے تے زمین آسمان ایک کر ڈالے۔ سو فقط ہی
گھبرائی ہے گورنمنٹ عالیہ کی ایک توجہ کافی ہے۔
جس روز کوئی شگفتہ خبر گئی بس بیڑا پار ہے

یہہ تو بُری سُنائی

ٹائمز ہی لکھتا ہے کہ جنرل لاکھارٹ علیل ہین اور
علیل بھی کیسے بہت سخت اور سخت بھی کیسے انتہا سے زیادہ
الٰہی تیری پناہ۔ یہ تو تمام ہندوستان کی آئینہ کی بہی
اسی وقت بیمار ہونا تہا۔ اگر دشمنون نے یہہ خبر سُن پائی
تو وہ کمبخت پٹھان تو یہی سمجھہ کے خوش ہونگے
کہ ہمارے رعب کا اثر ہندوستان کے فوجی اعلیٰ
افسرون پر پڑنے لگا۔ اور افسر بھی کونسا۔ وہ افسر
جسنے سرحدی وحشیون کا ناک مین دم کر دیا تہا خیر جی
اونکو ایسا خیال کرنے سے تو ہمارا کچھہ بھی نہین
بگڑتا جنرل بولر اگر دریا پار ہو گئے۔ تو اونکے
خیال کی تردید کر ہی دینگے۔ مگر اندیشہ تو یہہ ہے کہ سرحدی
وحشیون کو یہہ خبر ہو گئی تو وہ اپنے دل مین یہہ
سمجھہ لین گے کہ ٹرانسوال جانیکے خوف سے جنرل صاحب
کے پران چھوٹ گئے۔ خیر اس سے بھی کچھہ مضائقہ
نہین۔ غضب تو یہہ ہے کہ وہ پھر کو واپچاندی شروع
کر دینگے جس سے ہمارے جنرل لاکھارٹ کے دل مین
فوری جوش اور غصہ کھڑا ہوگا۔ اور عجب نہین جو ایسی
حالت مین غصہ کی پیچ و تاب کی تاب نہ لا سکین اور
جگر بتی کی طرح اور کا خون جگر کہا جائے۔ اور پھر وہ
ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غم و غصہ کے جھگڑے مین پھنس جائین
اس کے علاوہ اور یہہ کتنی بڑی خرابی ہے کہ ہماری
گورنمنٹ بہادر اور کوئی ایسا ہی بہادر انگلستان
سے ہی یہان بھیجنا پڑیگا جسکی وجہ سے ٹرانسوال جنگ کے
پلان مین گڑبڑ ہو جانیکا سخت اندیشہ ہے۔
خیر شکر ہے کہ ایڈوکیٹ آف انڈیا نے یہہ خبر
سُنائی کہ اب سر ولیم لاکھارٹ کی علالت مین
بہت کچھہ افاقہ ہے۔ اور ڈاکٹرون نے اون
کو تسلی دی ہے کہ وہ کسیطرح گھبرائین نہین اب
انشاء اللہ بہت جلد شفائے کلی حاصل ہوجائیگی۔

خدا قبول کرے

انجمن محافظ حقوق دکن نے پونہ کی کہ عید کے دن
جلسہ اس غرض سے منعقد کیا کہ برٹش گورنمنٹ کو فتح
حاصل ہو کئی سو مسلمان اس جلسہ مین شریک
تہے۔ اور دل لگا کے دعا مانگی گئی۔ مولوی سراج
صاحب پروفیسر دکن کالج نے حاضرین کے دل
خلوصیت پیدا کرنے کے لیے ایک بڑی لمبی چوڑی
اسپیچ بھی دے ڈالی اس مین اونہون نے
بیان کیا کہ ہم چندہ دینے کے تو قابل نہین مگر
دعا کیلئے دست بستہ موجود ہین۔ کیا خوب
کیسی جب آپ چندہ ہی نہین دیتے تو زبانی
سے ہم کیسے آپ کو اور آپ کی مجلس والون کو
اور جان نثار سمجھہ لین۔ آپنے تو وہی بات کر دی
گر جان طلبی مضائقہ نیست ۔ زر میطلبی سخن
اس رو کبھی سو کبھی ہمدردی کے ہم قائل نہین
فرماتے ہین کہ اگر ہم کچھہ دین بھی تو وہ آٹے
نمک کیطرح ہوگا۔ یہ تو خواہ مخواہ کا عذر
اگر پونہ کے کل مسلمان دو دو وقت خوراک کے
مین سے ایک ایک چٹکی ہی نکال لین تو نمک
ہو جائے۔ گورنمنٹ تو تمہارے چندے کی بھوکی
نہین مگر تم تو سی۔ آئی۔ ڈی کے محتاج ہو۔
اس مبارک جلسہ کے اختتام پر جوش ہمدردی
جوش در جا تو الفاتحہ کی بھی ٹہرا دیگئی الٰہی
فقط باتون سے تو دعا قبول نہین ہوتی اچھا ہوتا
کہ قبل از وقت یا بے وقت فاتحہ
اسکا ثواب کدہر منتقل کیا گیا۔
یہہ سنکر ہم کو اور بھی خوشی ہوئی کہ خاندیس
نے بھی ہندوؤن کو شریک کر کے اسی غرض سے ایک
جلسہ کیا۔ خوب دل لگا کے دعائین مانگی گئین۔
روز ہندوؤن نے جلسہ کیا اسمین بھی مسلمان کثرت کے ساتھ

معرکہ آرائی

کلکتہ اور اوسکی مساجد

حضور مولانا بمبئی پنچ بہادر صاحب دام فیضکم و ظلال مبنارکم؟ سخت حیرت ہے کہ آپکو اپنے جوریس ڈکشن کی حدود پوری ن نہیں ملی باوجودیکہ یورپ پچھم اتر دکن - یورپ ایشیا افریقہ آسٹریلیا غرضکہ دنیا کے ہر گوشے ہر حصہ میں آپکے ں پھیلے ہوے ہیں مگر پھر بھی بعض ضروری خبریں آپکو ملتیں یا اگر ملتی ہیں تو آپ کسی مصلحت سے چشم پوشی کر جاتے اگر پہلی بات ہے تو آپکو لازم ہے کہ فوراً اپنے نالائق سون کو معزول کر کے نئے چست چالاک چاق چوبند نا چڑیا کے پہچاننے والے - بالائے آسمان زیر زمین کی ن نکالنے والے اور ہوائی تاروں کے ذریعہ سے پہونچانے والے جاسوس مقرر کیجے -

دوسری بات ہے یعنے غرض منصبی اوکے آپ دیدہ تہ چشم پوشی کر جاتے ہیں تو فوراً اسے ہی پشیمان ہو کر توبہ استغفار فرمایئے - اور ایمانداری کے ساتھ اپنا فرض ادا کرتے رہیے بڑے اندھیر کی بات ہے کہ بڑے بڑے سید مدفونوں کی پوشیدہ ن پر تو آپ خوب خوب نکتہ چینی صاف کرتے رہتے ہیں - کلکتہ جیسے آباد و متمول شہر کی مسجدوں کی آپ کو ذرا بھی نہیں کہ یہاں کے مسلمان اونکی ضروری انتظام کی توجہ نہیں کرتے - غضب تو یہ کہ جن مساجد کے متعلق طور پر اوقاف بھی موجود ہیں اونکی حالت بھی بس سی ہے کہ اوسکا ذکر کرنا اپنی ٹانگیں کھول کے آپ ہی نا ہے - اور علم مسجدوں کا کوئی کیا پوچھنا - ایک وی عرض کروں - کسی میں امام ہے تو موذن ندارد مصلی نہ ہے تو تمام ندارد - کہیں پانی ہے تو لوٹا نہیں مصلی ہیں تو مصلے نہیں کسی میں تو ... پاخانہ پاخانہ سے بھی بدتر - کہیں امام شریف ہیں تو ... کراہت کی وجہ سے نماز پڑھتے ہوے بھی گھبراتے ہیں اور کوئی مسجد ایسی بے رونق پڑی ہے کہ اوسپر مسافر خانہ کا شبہ ہوتا ہے - اور اگر کسی مسجد کو آراستہ کیا ہے تو ایسے ذوق شوق کے ساتھ کیا ہے کہ معاذاللہ مہاخانہ صنم خانہ معلوم ہوتا ہے - اور کوئی ایسی بے مرمت پڑی ہوئی ہے کہ زبان حال سے مسلمانو سنبھالو! کی ہر دم صدائیں دے رہی ہے اگر کچھ دن اور ایسی مسجدوں کی طرف سے مسلمانوں کی غفلت رہی تو بس اونکا خدا ہی حافظ ہے - بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہاں کے مسلمان عموماً ہر قوم کے خدا کے فضل سے خوش و خرم ہیں - مگر اودہر ذرا بھی توجہ نہیں - خانۂ خدا خدانخواستہ اجڑ بھی جائے تو اونکو افسوس نہ آئے - بات یہ ہے - کہ دلوں سے اسلام کی ہمدردی مٹ گئی - اگر کسی فرقہ میں کچھ ہے بھی تو بس زبانی جمع خرچ - اسلام کی خدمت کا لوگوں کے سامنے دعوے کرتے ہیں مگر گرہ سے پیسہ نہیں نکلتا خدا مسلمانوں کی حالت پر رحم فرماوے اور عمل نیک کی توفیق دے

راقم - م - خ - ح - ا - ب - ک

قطعہ تاریخ تہنیت خطاب فیلو آف یونیورسٹی عطا شد منجانب سرکار انگلشیہ بجناب میر عون علی صاحب بیرسٹر ائٹ لا - از نتیجہ فکر صاد ساکن بمبئی

مرحبا کیا شان ہے عون علی اللہ رے
افسر متعلی عون علی صاحب ہوے
کہدے صادہ اس مبارک مصرعہ تاریخیں
فیلو آف یونیورسٹی عون علی صاحب ہے
۱۳۱۷ ھ

حضور پنچ بہادر ایڈیٹر صاحب اور ہر دلعزیز بیرسٹر صاحب موصوف کو ہم بھی مبارکباد دیتے ہیں - اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم روز افزوں درجے بلند کرے

بولتی بند ہوگئی

جناب پنچ بہادر - تسلیم - لیجیے - سنیے - مگر ذرا داڑھی شریف پر ہاتھ پھیر کے ہاں آپکے تو داڑھی ہی نہیں ہے - حضرت اصل یہ ہے کہ داڑھی رکھے وہ جو چھپائی منہ کر دوں ڈلوائے ہیں تو آنکھوں کے سامنے چکلا بنانا پسند نہیں - کمبخت جیب کھسی نے جوڑ کھایا ہے تو داڑھی پر آگئے - واللہ یہ تبرک داڑھی اور اوسپر ایسا فعل ذلیل لعنت بکار شیطان - حضرت ہم تو ایسے تو رسے باز آئے - حجام کا منہ اچھا کرے جس نے کوڑا کرکٹ صاف کر کے کف دست میدان چکنا چوپڑا کوڑ و پاٹ بنا دیا - اب یہ دوسری بات ہے کہ کوئی مسلمان نہ کہے گا - گنہگار ہم ہی سہی - حضرت یہ کام ہیں اہل ہمت کے ورنہ ممکن ہے ایسا ویسا منحنی لعنت ملامت کی بوچھاڑ سہار سکے ہرگز نہیں - اچھا خیر اب سنایئے وہ کیا تھا؟ کسکی بولتی بند ہوگئی؟ اور کیونکر ہوگئی - معلوم ہوتا ہے آپ ہجر کا کھائے ہوے ہیں - خدا کی قسم بدحواسی تمہارے چہرہ سے نمودار ہے تمہیں اپنے حسن و جمال کی قسم سچ سچ کہنا - نصیب دشمنان طبیعت مضمحل کیوں ہے یار کچھ نہ پوچھو دنیا کے تفکرات و تردداات نے ایسا کچھ پریشان کر رکھا ہے کہ جینے لونے سے جی گھبراتا ہے - طبیعت خود بخود بیٹھی جاتی ہے اور بس - درحقیقت تمہاری سخافت نے تمہیں ایسا سبک کر رکھا ہے کہ خدانخواستہ اگر چندے یہی حالت رہی تو تمہارا کہیں ٹھکانا نہ لگیگا - بہتر ہے ذرا چل پھر کے طبیعت ہی بہلا آیا کرو - دیکھو تمہارے پڑوس میں بڑے بڑے ذی لیاقت لوگوں کا مجمع رہتا ہے - مگر تم ہو کہ خبر ہی نہیں ہوتے آج میں جو اوسطرف جا نکلا تو کیا دیکھتا ہوں - کہ ہمارے یہاں کے شاہ صاحب اور -

دوسرے ایک تحفہ واسطے منشی سے خدا محفوظ رکھے

اچھا سا نام ہے۔ لذت ہی اسکے سبب ہے۔ بی

بشیر جان طرف ہے جس سے ان بان سے خوش ہوئی

حق شاگردی ادا کر رہی ہیں [illegible]

کی کرامت منشی آپ فرماتے کیا ہیں۔ کیوں بی

تمہاری تو... بند ہو گئی۔ واہ صاحب واہ شاباش

خان جلد کے جاو۔ کیوں نہ ہو تہذیب ہی کا نام ہے

آخر شاہ صاحب کی تعلیم ٹھہری نا۔ بی صاحبہ کا مسکرانا

تھا کہ حضور لی... تر ہو گئی اور جوش میں آکے جیب

پتلون سے نہایت بڑی جلدی سے ایک روپیہ

نکالو اور سر بزم میں ہو کر بی صاحبہ کی نذر کیا۔ مگر شاہ صاحب

تے کنجوس مکھی چوس حلقہ شیا چوس اور ترکیب میں تیز

جبرا قہرا کرایہ دے کر بگھی میں سوار ہو دن میں نام لکھا لیا۔

بس حضرت چراغ گل پگڑی غائب۔ اینجانب رخصت

ہوکر دونوں کی ... بند ہو گئی۔

راقم واقف کار [illegible]

بنگالی مسلمانوں کی اردو

مسٹر پنچ بہادر! السلام علیکم۔ کہئے مزاج شریف خوش ہے۔ بندہ کل کلکتہ سے بمبئی میں آیا۔ یہاں کے صاحب لوگ نے ہمارا خاطر سے ایک مشاعرہ منعقد کیا۔ چونکہ اوپر ہمارا سے ایک بہار مست ہونے والے ہیں اسواسطے ہم بھی ایک غزل آپ کے حضور کے دربار کے خدمت کے بیچ میں ارسال کرنا مانگتے ہیں مہربانی فرما کے اپنا اخبار میں درج کر ڈالئے۔

دور دور سے بہاری ہیرو تشریف لائے ہیں

اور مشاعرہ کشتی کمیشادلی لگا کے ہیں

کیا دل کرسے سناکہ کوئی اپنا شعر کیا

و گردے کس طرح یہاں لوگ بیٹھے ہیں

جنتری ہیں نہیں ماشاء ماجب دیس سے ہونہ

ہر بات کے رمضون سے بہت غرض رکھتے ہیں

ہم بھی ملاوگ آئے ہیں یہاں کلکتہ سے

یے لوگ آئے ہیں مگر جان دئے ہیں

اور بابو رسے جو گومی ہے اپنی ایش پیارا

ان کے ملکھی میں رات کل لوگ بیٹھے ہیں

جو کو کل ہیں بیچ میں کبرے بولنا کے بیچ

وہ میاں مولوی ہیں اور بی اے ہیں

ملکہ وزر... اصغر کا دھوتی

اسواسطے دو چار دو پتلون سلے ہیں

ہم لوگ نا شو کئے نہیں تلوار تیر سے

کاغذ میں البتہ بہت شور کیے ہیں

جب سے کرچھنا شیم لگا رے رمز الدین

ہم خون جگر او پنا ذرات پے ہیں

راقم آشناد ماہر وری۔

قطعہ تاریخ آمد جدید گورنر بمبئی لارڈ نارتھ کوٹ صاحب بہادر

سادہ عجیب دبدبۂ خسروی کے ساتھ
تشریف لائے بمبئی میں لارڈ نارتھ کوٹ
تشریف آوری کی ہے تاریخ نام میں
گن لیں شمار ابجدی میں۔ لارڈ نارتھ کوٹ

(راقم صادب ساکن بمبئی)

عجیب خواب اور جلسۂ غم سلطن

میدان فصاحت کے فتح نصیب خان عرصہ بلاغت کے الف لام میم خان عالیجناب مسٹر بمبئی پنچ بہادر صاحب افاض اللہ تعالیٰ بِرّہ واحسانہ۔

خیر تسلیم کا ادب کے ہو کہ ... ارسال ہے امید کہ قبولیت کے ساحل گنگ پر نصب فرمایا جائے۔ حضرت بندہ دولت اور سر رہا یہ دولت نے آج یہ ہنگام شب عجیب و غریب عجیب و غریب عالم خواب میں ایک رنگ نیرنگ اور باکمال نیرنگ مشاہدہ فرمایا جس کی کیفیت یہ ہے کہ سر ہونے [illegible] میں ہنوز باقی ہے اور زبان جسکا ذکر کرتے ہوئے شرمسار ہے یہ شرمسار ہے پر تی ... اسکا ذکر سنکر نہ ہلیں ہاتھوں کا معنی تر ہو نا چاہتا ہے یعنی حضرت جبکہ یہ دولت بستر استراحت پر جلوہ فرما تھے تا کہ شب عالم خواب میں کیا ملاحظہ فرماتے ہیں کہ مابدولت اور بالکل مابدولت بے تفریح طبع بطور سیر ساحل دریائے گنگ لے تو بہ سے پیادہ حاصل دریائے گنگ پر جا نکلے اور دیکھتے کیا ہیں کہ لب دریا ایک خیمہ عالیشان ایستادہ ہے اور اوسکے اندر سے سرود و راگ کی آوازیں دل کش آرہی ہیں یہ سنکر مابدولت اور بالکل مابدولت از سر تا پا جو لنگ حیرت میں غرق ہو گئے اور دلیذ طرح طرح کے منصوبے باندھنے لگے کہ آیا یہ راجہ اندر کا اکھاڑا ہے کہ جسمیں لال پری سبز پری نیلم پری کالے دیو لال سفید دیو وغیرہ کا جماو ہو رہا ہو اور کچھ۔ القصہ مابدولت اور بالکل مابدولت جی مضبوط کر کے ڈنڈا سنبھال زندگی پر لعنت بھیج کے جانب خیمہ روانہ ہوئے۔ قریب خیمہ پہنچکر توقف فرمایا۔ دیکھتے کیا ہیں دروازہ پر بجائے خیر مقدم کے یہ مندرج ہے آئیے آئیے جلسہ ہے غم سلطن کا مابدولت نے یہ رنگ دیکھ کر لاحول ولا کی گنبد پڑھا اسقدر آواز بلند کیا کہ اہالیان خیمہ ہنگو چونک پڑے اور خیال کیا کہ طاعون ابر آیا یا زلزلہ کی گھڑ آیا آ پڑا۔ خیر اینجانب بھی اندرون خیمہ داخل ہو گئے دیکھا تو راجہ اندر کا اکھاڑا کیا معنی راجہ جھنڈ بیگ کی دھرم سبھا نظر آئی۔ طوائفان نوخیز فتنہ انگیز غزلیات ٹھمری وغیرہ بڑی غمزہ و انداز و کرشمہ و ناز سے گا رہی ہیں۔ اہالیان دھرم سبھا غم سلطن میں بھیگی بلی بنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ رنگ نیرنگ اور باکمال نیرنگ نظر مابدولت سے گذرا لاحول حول حول ولا کا سا اور شکار ایک نگاہ علامہ تعجب یا اہل جلسہ پر اغوشکہ یہ خوبی ہے پیشاب کرکے عنان عزیمت بجانب و التماس سے غلطی اتنے میں آنکھ جو کھلی تو نہ وہ جلسہ نہ خیمہ پیشاب سے تمام پاجامہ شریف تر ہے کہا کرتے ہیں کہ خیر گئی لیکن یہ حسرت رہ گئی اگر ہم نطفہ شیطان ہوتے تو بہتر تھا۔ راقم سے

ہائے قحط ہائے قحط

آسیائے چرخ پہ چھا چھپا گئی اناج محال
دفع یارب قحط کی یہ مصیبت ہو تو ہو

بلبل ہزار چہ بوستان سخنوری قمری تہقہستان بلیغی کان فصاحت بہار بلاغت اگر بحضور پنچ بہادر لا زال شمس ظلالکم آنے عالم تصور میں مصافحہ معانقہ کریں۔ عید الفطر بغیر ملاقات شخص گذر گئی تو کیا خوش مزاج خندہ رو احباب جنکے لئے ہر روز روز عید ہے۔ اور رونق صورتوں کے لئے ہر روز روز سیوم اور ہر شب شب چہلم ہے۔ بس یار کیا کہیں زمانہ ناہنجار رہنے آج قریب دو ماہ ہوتے مراسلت سے باز رکھا درگذر کوئی چھوٹا سا لوٹا پھوٹا مضمون کب کا رہے اخبار ہو جاتا۔ جواب سنئے کہ اپنی نب کا دور دورہ اس سال سب ہی طول طویل رہا لہذا مضمون بھی کا الطول الطویل کا مصداق ہونا چاہئے سلخ شعبان غرہ رمضان سفر ہی میں گذر سے بلکہ یوں کہئے کہ حضرت رمضان کا دو روز شہر و ہر لیہ میں بسر ہوئے۔ وہ روان خودلبتی نہ خاص پر اختتام کو پہنچے۔ اور وہ بران شب ہو نہ مین اپنے بزرگوں کی خدمتگذاری کفش برداری میں صرف ہو گئے۔ اب رہی عید الفطر سو وطن مالوف نا ہمسنگ زمین جسے بمبالغہ الفاظ مین گلشن اباد کہتے ہین سنا ہو گی۔ مگر کسی عید کیا کی بہار کیا دی کہ رنگ خوشی دل بین مالوف بھی اندنون وطن ماتم کدہ ہو رہا ہے ایام انقضا مین جس سے ایام طاعون برا ہے کتنی خاندانوں نے اینجانب کا دیر جبے سب ساتھ چھوڑ دیا۔ کتنی خویش و اقارب نے سفر آخرت اختیار کیا اور لیسے خاموش ہو رہے کہ کرنٹ نہ نکان سر آ تا ہی تمکنت بقول شکوہ و ہر رفتگان مقام بعید کلمہ ایسے گئی کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا۔ لیٹر عام مسلمانوں کی امرات نے انکھ پہر اسٹ کا عالم بیا کر رکھا ہے کہا اچھو پیا کہ گیہونٹ کے ساتھ گیہن بھی پس گئے۔ پہلا طاعون طوفان کو تو آج تین برس ہو ے۔ اب قحط الدوا بھی گرم بازار کا سید ان دوڑ رہے ہیں۔ افواہ ہو کر ہزاروں بندگان خدا فاقہ کر کرکے مر رہے ہین کسی جگہ فرب بیغرب کی خبر ہی ہے۔ کسی جگہ سر پھوٹ رہے ہین راز و انہ کے لئے سیکڑون عاما مجنون بنگر گھونٹ گھونٹ کے لئے چار گھونٹ عالم مین واویلا مچ گئی۔ بقول خواجہ طاعون گیا تو قحط خلافت پہ آگئے۔ بدای پنچ ابتو ادہری مضمون ہو گیا۔ تجربہ کار اشخاص سے نصائح ہم کو خواب غفلت سے بیدار کر سکی کافی نہ بقول اے دیدہ عبرت گشا قدرت حق را ببین۔ شامت اعمال ما صورت نادر گرفت مگر مقام حیرت ہے کہ ہم دیدہ عبرت کے برخلاف دیدہ دلیری سے رقانع قہر الہی کو وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتے کیونکہ ہماری قسمت مین ازلی کجی کا زیادہ تر حصہ آگیا ہے مسافران ملک عدم کے نقش کف پا ہی تو ملنے پر ہم خالق مطلق کی اطاعت اور فرمانبرداری سے بیزار ہین۔ گویا خداوند عالم سے کچھ تعلق اور کام ہی نہ رہا دیکھئے کل ہی کی بات ہے۔ رمضان شریف مین کئی روزہ خوار بدنام کنندہ مسلمانے چند۔ بسر بازار صورت رمضان بیرون شیطان حضرت صوم کو ثانی النوم کئے چلے جاتے تھے کیا کہا جائے ان کا شکم ہے یا کشتی ایمان کی قبر ہے جسمین ہر چیز بے وضو بے غسل بے ڈکار اتاری جاتی ہے۔ افسوس ہے ہماری حالت پر کہ دفع طاعون و قحط کیلئے سر بر ہنہ چیخ چیخ کے ایسی اذانین دین کہ صور اسرافیل کو سکتہ ہو جائے اور صوم و صلواۃ کی ہر لئے اتنے دعدہ ہین کر توبہ۔ اور فورا کہین کہ ہو کا رہنا بھگڑ کا کام ہے۔ یہان تو بھگڑ ہین گو مال ہی کیون نہ ملے۔ شرم بالا سوال قبر سے گھبرا کے یون ذکر او شنا پرائے دیس کی بھگو دہان چین چلو مجنا بن کیا لکھنا تھا مگران خواجہ سرا ذون کی خبر لیتے لئے کہ در رہا نکلا۔ گو شن کن کہ قحط ہی عجب بجون مرکب ہے اپنی کے لئے فریش گیسے لذ زنش۔ کسیکے حق مین وہ دوا شافی مسکن ہو تو ہین مصدوم زمان۔ اسکو الم نشرح آسمان پر ملاحظہ ہو۔ بخت کے قدم آسیے اناج غلہ وغیرہ گران تو ہوا۔ مگر ڈاکو ن مجہ رون کیلئے خزانہ قارون ہاتھ آگیا مفلس تلاش غلہ فروش ہنگئے۔ اور جو نانی گندمی فروشی کے تخت پر جلوس فرمانے لگو بزم کی انسوے تین قل ہو اللہ کا ذکر جہری اور ہم مچا رہا ہے جنکا گھر گنبد بنا ہے ایک ایک پائیلی اناج سو سو مرتبہ پھونک کر لا یاف قرشی کے ساتھ کہاتی ہین تا برکت نصیب ہو۔ البتہ مجبور لوگون کا سر کرنا ہی یمنا ہے۔ اور انکا حال تنگ کے زیر لنگ کے بالا فی غم روز دنی غم کالا پتے ملتا جلتا ہے۔ ترتیم بیچ پہلوان طبیعتوں کو چاہئے کہ خوب ملائی ربڑی تحفہ پہونہون کے ڈنڈ پیلین اور پیل دمان کی طرح رہلین۔ کیونکہ گوشت بکری تحفہ کی مادری ہو رہین بنہایت زنان اور لحم البقر اسی سے ہی گیا گذرا یعنی کم خرچ بالا نشین ہے متجاوز دودہ کا حال وہ کہ جیسا پانی ہر کو جرین ریل چھیل اسپر بھی بدبختی شامل حال ہے تو شکایت نامقبول اگر کچھ نے روز مدہ سال مین انو بہ والبجابۃ ہر جاہین تو پیچ بہادر مارے سونٹون کے سنت مرشا تازہ کردینگے۔ زیادہ کیا لکھون۔ جب تک سلطانین سپاہی کا قدیہ جگر زمانہ سے عورت تھی اسپ قلم میدان نامہ نگاری مین جولانی دکھاتا رہا کو الف شہرہ ہی کہ طاعون مطعون کا فشان۔ ایسا شہر سے مفقود ہوا جیسے مردہ کی قالب سے جان یا مسجد سے شیطان یا سنہ ۱۳۱۷ھ سے ماہ رمضان ان قحط کو تشنہ لبی اور خشک زبانی سے کوس بجو ہین عجب تنگ زمانہ ہے کبھی سر سری جنگ تھی کبھی طاعون تھا کبھی جنگ سوڈان ہوا۔ کبھی زلزلے آئی اب بقصد رد السوال ہے اور قحط کا سال ہے حضرت لب ترسے جی اکتا گیا تھوڑی نظم ونظم پیشتر تخیل شعر دعرض رن

المدد ای روح حافظ المدد

ز قحط و جور بانگ و ... سی سیم | حالت اہل جہان زیر و زبر جانم
کرے ساون جہان ... | دشمن ... کیسکا ... نظر لی بجم
ربیع ... شود ... | بیگ ... ہر روز تا شام ... بجم
کس یہ بیجا تھا کسی ... | ہر کسی ... بہ خرابات ... بجم
... نشاد و کجا | ... ہنر و بہ مشتمل نظر لی بجم
... بادام ... | اور یہ ... بر عکس اثر شد بجم
جلادا یہ اسباب فتنہ جا مسل | علاوا یہ ... بار ... عزری بجم
تا بعض ... بشود ... قزلی ... | این خیالات ... کرام ... بجم
تا ملاں ... کجا ... | ... انگی ... بجم
نسبت ... سندی | ... عزری بجم
... عرض ... | شد ... بجم

الراقم ب ... آبادی

خدا جانے کہ دیکھا دیکھیے چاند منہ کسکا ہوئی ہے عید غیروں کو ہمیں ہے چاند خالی کا

شدن غیروں کو مژدہ عید ہو مبارک او اللہ ... سکا
ایسے آ داب کی سیر ... فسانہ کے شرفے ... نشاط
کے دودھ میں ڈال ... پیالے میں ... کر ...
جب لیٹ آنکھیں بند کر ... جائے ... کر
آئے یہاں ... اور ... بیٹھا جا تا ہے
عید کا ... دل ... اگر ... جاتا
در میان ... انہوں نے تو چاند دیکھتے ہی گلے لگا لیکی
نث باندہ لی ہوگی ... روز ... عید کے دن
... ہوتے ہونگے ... کا ... ہزاروں
... اساباب ... ہونگے ... کرنا
... احباب ... رہتی ... کر ... چاہیے

جب روز عید عرض عاجز کو ... سلام
... یہ بھی ... نہیں

جنہوں نے ہر کس کی تربیت ... گزراسی ... اور جنہوں نے خوب ... گرم کی ہوگی ... اون تمام دوست دشمن بندہ دایرہ اسلام میں اگر ... کینہ بر ... ہو گا۔ یہاں ہم اون ... زار ... کینہ سے پر ... اور ... نفس سے سرشار ہے ... کا جا ... یہاں کو ... ہونگے۔ جنہوں نے ... روشن کر رکھی ہے ... جانے کے مستحق ... اور جو ... خوف سے ... ریا ... نہیں تو خدا کے خوف سے ... اہل قوم نہیں ہوتے اون پر ... حرف ... رہا ... الحال ... ہم ایسوں پر لعنت کی خاک ڈال ... حال ... میں لانا چاہتے ہیں۔ سنئے جناب ... ہوش آیا تو ... دوست احباب ... عید ... جانا ... کسی تھا یا ہوگا۔ رات کو ... چادر تان ... سویرے ... پڑا ... باورچی ... ہندوستانی ... سرت ... روٹی ... ملانے ہوئے ... شمال کی طرف ... ایک میدان میں ایک ... کا تماشا دیکھنا شروع کر دیا ... نماز کو جاتے ... کا تماشا دیکھنے کیلئے ... کیسے ہو گئے۔ ہاں ہاں صاحب آپ ... نہیں ... کی طرح ... ہوئے جاتے ہوئے۔ ... اب نہیں ... بات ... ہے ... اور ... نہیں ... عاقلاں را اشارہ کافی ... کہیں ... اور ... مستورات ... پردے ... قیامت ... تھی اور

خراب اور ... سے بھی ... نماز کی ... تماشائیوں کے تو کیا ... پہنیں ... ہو گئے ... مستورات کی نماز کے واسطے ... آپ ... در میان ... ہوئی اس فرقہ کی روشنی ... سوچا کہ ... ہماری عورتیں ... ہیں ... اگر سال بھر میں ایک دفعہ تو تفریح کے واسطے باہر لیجانا چاہیے اور آئندہ ... عید کی نماز کے بہانے بھی اسی طرح سیر کرا دیا کرینگے ... خوش ... دو کار۔ اچھا صاحب پھر ... وہاں سے لڑکے ... عید گاہ میں ... جہاں تو آدمیوں کا ... ٹوٹ گیا تھا تخمیناً پچاس ہزار آدمیوں سے کم نہ ہونگے اندر سے تمام عید گاہ بھر گئی تھی اور باہر بھی ... صفیں ... نظر آتا ... نماز سے فارغ ہو کر تمام ... آنا شروع ہوئے ... کی نماز ... روز حضور ... گیارہ بجے ... پر سوار ہو کر ... کا میلہ دیکھنے کیلئے باغ ... خان کو ... دیوان کو ... رکاب لیے ہوئے چلتے ہوئے راستہ میں رام باغ ... صاحب اور ... آباد کی سیر کرتے ہوئے منزل مقصود پر جا پہنچے بس وہاں جو لطف آیا ... خیر ... تو ... گویا ... تماشائیوں نے ... دکان ... سے ... طرف ... دکانیں ... پوری پان وغیرہ وغیرہ کی ... اور ... گرد ... رنگ ... کی طرح ... دیکھنے ... [illegible] ... اور ... [illegible]

ٹھٹھے ہوتے - کسی کی تاش کی بازی لگی ہوئی تھی - ابی گنگا جمنا ہو رہا تھا - کسی کی مات ہوتی تھی کوئی مار کھاتا تھا - کوئی سر فرد ہو کر بان لگا رہا تھا - کوئی رشک و حسد کے مارے خون تھوک رہا تھا - غرضکہ ہر ایک اپنے اپنے خیال سے محو تماشہ تھا - یہ عالم دیکھکر ہمارا بھی دل بھر آیا - بیساختہ آہ کا تیر جگر کے پار ہو گیا - پچھلا بیفکری کا زمانہ راز و نیاز کے دن - یاران جلسہ کی صحبت - کسی کی چھیڑ چھاڑ - کسی کے نخرے غمزے غرض آنکھوں کے سامنے اپنے یہان کے تیوہارون کے میلے کا سمان بندھ گیا - دل مین اک درد اوٹھا آنکھوں مین آنسو بھر آئے - بیٹھے بیٹھے ہین کیا جانے کیا یاد آیا - بس حضرت آنکھوں مین اندھیرا چھا گیا - تمام مزا کرکرا ہو گیا - پھر وہان ٹھہر کے کیا کرتے - فوراً دم دبا کے چلتے ہو گئے اور ایسا ڈرا تا ہوا کہ بس اپنے ہی وطن شریف مین آکے دم لیا - راقم

دیوانہ و سرگشتہ دیوانہ دیکھے سایہ کی طرح ہم ادھر اوٹھے ادھر گئے

بقلم - ایم - کے - از سہنہ ضلع گوڑگانوہ -

روزہ مین تو خاصی کٹی اب کیا کرین

نواب سٹھیا الدولہ حضور پنچ بہادر - السلام علیکم - کہو تو اوستاد کیسی کٹ رہی ہے - رمضان خان تو بوریا بدھنا باندھ تشریف کا ٹوکرا سر پہ رکھ کر چلتے ہو گئے - اب تو مزے اوڑاتے ہو گے - جب جی چاہا فوراً راتب پر منہ مارا اور لگے جگالی کرنے - نہ کسی کی چوری - نہ کسی کا اجارا - نہ خدا کا خوف نہ بندون کی شرم - اپنا کھانا اپنا پیٹ - بس حضرت کچھ نہ پوچھئے - آپ جیسے بے بھاؤ کی بلماتے ہین ایسے ہی اورون کا بھی حال ہے بھئی مین ابھی ہضمت - کس کا کھانا کس کا پیٹ - دنیا مین جھوٹون کی کثرت ہو جانے سے کسی کی جھوٹ کو سچ کہا نہ بدلے قسمین بھی تو کھانے کو نہین ملتین

آپ فرماتے ہین کہ اتنے رمضان خان تشریف لیگئے مزے سے گزرتی ہو گی - ہمارے نزدیک تو پورے ایک سال رمضان علیہ الرحمۃ کہ سفر مائیے ہمین یہ ہمیشہ ڈالے رہتی تو مزے سے گزر جاتی - مسجد کے کٹ ملّا تو صرف الوداع ہی کے روز منہ پر رومال رکھ رکھکے رمضان خان کے لئے جھوٹ موٹ ہی ہو ہو ہا ہا کرتے تھے مگر ہم ابتک اونکو رو رہے ہین - اور آنکھوں سے نہین دل سے رو رہے ہین - جب دن کو تڑاقے کی بھوک لگتی ہے تو انتڑیان قل ہو اللہ کا وظیفہ پڑھتی ہین اور ہم پاؤن رگڑ رگڑ کے رمضان خان کو یاد کیا کرتے ہین - کہ اونکی بدولت دن اطمینان سے گزر جاتا تھا اور لوگون پر اپنی فاقہ مستی کا راز بھی نہین کھلتا تھا - منہ پر کیسی ہی ہوائیان اوڑ رہی ہون - بھوک کے مارے منہ سے بات نہ نکل سکتی ہو مگر دیکھنے والون کو کبھی فاقہ زدگی کا گمان نہین ہو سکتا تھا - اور اب تو اگر آواز مین ذرا لغزش بھی ہوتی ہے تو لوگ فوراً بھانپ جاتے ہین - کہ یہ بھوک کا مارا ہے - اور اسپر یہ غضب دیکھو کہ اگر اس بری ہوئی حالت مین ہاتھ پاؤن ہلانے کو بھی مستعد ہون اور عزت شرافت غیرت حمیت کو بالائے طاق رکھکے کدال پھاوڑا بجاتے پر بھی کمر باندھ لین تب بھی کہین روزی کا نام نشان نہین ملتا - میر لیاقت علی صاحب تعلقدار ضلع اگر امدادی کامون کے لئے تحریک بھی کرتے ہین تو مسٹر ڈونلاش فرما دیتے ہین کہ اودھ مین کچھ ضرورت نہین - اگرچہ مین بھوکا نہین مرتا - معلوم ہوتا ہے کہ صاحب بہادر کو یہ انتظار ہو گا دو چار ہزار بھوک کے مارے پاؤن رگڑ رگڑ کے مرجائین تو یہ امدادی کام جاری کرین - کیا کرین جان عزیز نہین ورنہ ہم مرکے بھی دکھا دیتے - راقم - آر - از رائچور

جنگ ٹرنسوال مین دیسی ڈولی والے

جنرل ولیم انگریزی فوج کی بہادری کی تو تعریف کرتے ہی ہین مگر ہندوستانی ڈولی والون کی دلیری پر بھی عش عش کرتے ہین - کہتے ہین کہ یہ بھی بلا کے پتلے ہین آدمی کا ہے کو ہین بھوت ہین جن ہین دیو ہین - گولیون کی بوچھاڑ ہو رہی ہے گولے پر گولے برس رہے آدمی پر آدمی گر رہے ہین مگر یہ اپنا کام سے جان نہین چوراتے - جان پر کھیل کر اپنا فرض ادا کر دیتے ہین اور وہ بھی اس پھرتی کے ساتھ کہ جیسے چیلا وہ جھپٹا کہین مارتا ہو - لاش گری نہین کہ یہ اوسکو اسطرح لے اوڑے جسطرح گدھ مرے ہوے چیل کوؤن کو لے اوڑتے ہین - کالی پیلی کی طرح گولی زناٹا بھرتی ہوئی اونکے پیچھے دوڑتی ہوتی ہے اور یہ کندھون پر لاش لادتے ہی یہ جا وہ جا تیتری کی طرح فوراً نا بہرتے ہین اور آناً فاناً مین نظرون سے غائب ہو جاتے ہین - غرضکہ ڈولی والے میدان جنگ مین وہ کام کر رہے ہین کہ ہماری بہادر فوج سے بھی نہین ہو سکتا -

لو بھئی ڈولی والو خوش ہو جاؤ - تمہاری مرادین بر آئین - جنرل بہادر نے تمہاری تعریف کر دی اب کیا ہے چین کرو - اپنی کھپچے پر ڈنڈ پیلو - خطاب کے تم قابل نہین ورنہ ہماری فیاض گورنمنٹ ہرگز ہرگز اونکے دینے مین دریغ نہین کرتی - اب رہا - نقدی کا انعام اکرام اسکی نسبت البتہ یہ غور کرو گی مگر یہ تو بتاؤ کہ تم اوسے رکھو گے کہان - ہندوستان مین آکے تم کندھون پر سواریان لادو گے یا اوپر لادتے لادتے پھرو گے - پھر تمہارے ساس قابل نہین جو اوسکی حفاظت کر سکو اس سے بہتر یہ ہے کہ سرکار وہ نقدا ہی سکے خزانہ عالیہ مین جمع رہنے دو -

راقم خنجر الدولہ - از ہوبلی

جاسوسی کی رپورٹیں

لارڈ رابرٹس نے جن چوبیس مقاموں کا ذکر کیا ہے اون میں سے کسی کا نقشہ میں پتہ نہیں ہے مگر خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ موصوف زجون کے مورچوں کی راہ میں ایک علم مسدود کر سکنے کے علاوہ بیگر سفونٹین سے بہت نزدیک پہونچ گئے تھے۔

کلشام [illegible] نسبرگ ۱۱ ماہ حال سے ۱۲ ماہ حال تک ہماری فوج کے [illegible] سپاہی اور تین افسر مقتول ۱۰ افسر اور ۱۱ سپاہی مجروح اور دو افسر اور ۱۱ سپاہی گم ہو گئے۔ یہ فہرست اب تک غیر مکمل ہے۔

۱ ماہ حال تک سینکنگ کی حالت اچھی تھی۔ شام محصورین قناعت کر کے بیٹھے ہیں [illegible] میو مر مقام گیبیرو پر زجون کی حفاظت میں بڑی سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں۔ اور آگے بڑھنے پر زور دے رہے ہیں مگر اونکی کوششوں کو بارش نے بہت سرد کر دیا [illegible] کیچڑ سے راستہ بھرا ہوا ہے جس میں توپیں [illegible] چل سکتی ہیں۔

جنرل رابرٹس کے فوجی سٹیٹ کیطرف [illegible] پر تمام اخبارات خوشی ظاہر کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں زجون کا بیگر سفونٹین اور بلوم فونٹین کے درمیان سلسلہ پیغام رسانی منقطع ہو جائیگا۔

اخبار لنڈن ٹائمز مظہر ہے کہ کوشک میں روس جس سرگرمی سے کارروائی کر رہا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران میں کوئی خاص غرض حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اخبار مذکور زور دیتا ہے کہ ہمیں چاہیے کہ اور جنوبی فارس میں اپنے فوائد کی نگہداشت کا انتظام کیا جائے۔

مدراس کے معزز سر بر آوردہ باشندوں کی درخواست سے یہاں کے شریف نے جنگ ٹرانسوال کے زخمیوں کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے ۲۳ تاریخ کو ایک جلسہ منعقد کرنے کا اعلان دیا ہے اس جلسہ کے صدر غالباً شہزادہ آرکٹ ہونگے۔

ملیپور کے سشنس جج مسٹر پارگیٹر کے اجلاس میں ۱۳ ڈاکو ڈابنہ [illegible] پر ایک بابو کے گھر میں ڈاکہ ڈالنے کے جرم میں پیش ہوئے تھے۔ مجرموں نے اس بابو کے مکان سے ۳۰۰۰ روپیوں کے زیورات اور نقدی لوٹ لئے تھے۔ جیوری نے ۱۰ آدمیوں پر الزام عاید کیا۔ اور جج صاحب نے تین مجرموں کو حبس دوام اور ۶ کو دس دس سال اور ایک کو ۵ سال قید کی سزا دی اور ۳ آدمی رہا کئے گئے۔

مہاراجہ میسور آج گیارہ بجے [illegible] پہنچے معمولی سلامی دیگئی۔ ہز ہائینس مع تمام مصاحبین کے سیدھے برشتہ بھائی کے بنگلہ پر تشریف لیگئے۔ تھوڑی دیر آرام فرما کر بڑودہ روانہ ہوئے۔

لارڈ رابرٹس ڈیکیلسڈرفٹ سے ۱۴ ماہ حال کو تار دیتے ہیں کہ جنرل فرنچ نے مع کیولری کے ۳ بریگیڈ اور چند توپوں کے کلب ڈرفٹ کے قریب [illegible] ریور کو عبور کیا اور دشمنوں کے ۳ مقاموں پر قبضہ کر کے شمال کی پہاڑیوں پر مقام کیا اور [illegible] کی بریگیڈ نے مغرب میں پانچ مورچوں پر قبضہ کیا۔ جنرل فرنچ کو دشمن کا مقابلہ کرنا پڑا مگر اونکی فوج کو بہت کم نقصان ہوا۔ لارڈ رابرٹس کا ذکر ہے کہ شدت گرما اور گرد و غبار کا خیال کرتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ہماری فوج نے بڑی ہمت اور شجاعت سے کام لیا۔ انسکلنگ ڈریگون رجمنٹ کے لفٹنٹ جانسن بہت سخت مجروح ہوئے۔

جنرل بولر سپیرمن کیمپ سے ۱۳ ماہ حال کو تار دیتے ہیں کہ سپیرنگنیلڈ کی فوج اور دشمن کے درمیان ایک مختصر مقابلہ ہوا۔ ڈچوں نے [illegible] رایل آئرش فوسیلیرز پر سخت گولہ باری کی تو اوس رجمنٹ کو واپس لوٹنا پڑا۔ کپتان آنریبل ہیملٹن رسل اور ۵ سپاہی مجروح ہوئے۔ اور لفٹننٹ پلنکنگٹن اور ۹ سپاہی دشمن کے ہاتھ قید ہو گئے۔

جنرل رابرٹس ۱۳ ماہ حال کو [illegible] سے تار دیتے ہیں کہ ۱۱ ماہ حال کو کپتان [illegible] مع ایک بریگیڈ کے [illegible] ریلوے [illegible] کیطرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک خفیف مقابلہ ہوا۔ ہمارے ۴ مقتول ۲۲ مجروح اور ۱۳ گم ہوئے۔

جنرل بولر تار دیتے ہیں کہ لارڈ ڈنڈونلڈ نے مع کیولری کے [illegible] سوار اور ویلش فیوسیلیرز رجمنٹ کے اوس مقام کا گشت لگایا جہاں اکثر دشمن آیا کرتے تھے۔ جب ہماری فوج وہاں پہونچی تو دشمن وہاں مقیم تھے مگر تھوڑی دیر تک مقابلہ کرنے کے بعد اوس مقام کو خالی کر گئے اون کے دو آدمی مجروح ہوئے اور جب برٹش فوج وہاں سے لوٹی تو دشمن نے موقعہ پا کر فیر شروع کئے۔ ۵ سپاہی مجروح ہوئے۔

ٹرانسوال رنگیوں ڈرلپ کے ۲۰ افسروں نے جنگ جنوبی افریقہ میں شامل ہونے کے لئے کرنل لسڈن کو درخواست بھیجی ہے۔

بجرود میں ۱۳ تاریخ کی شب کو چھوٹے پل کے قریب بیوپاریوں کی دو دکانوں میں آگ لگی۔ دکانیں جل گئیں۔ ۰۰ کا نقصان ہوا۔

احمد آباد۔ مانک چوک پرانے بازار کے قریب ایک شخص کے گھر میں آگ لگی۔ آگ فرو کرنے کے بجائے ڈبیا خود جل گیا۔ تھوڑی دیر بعد آس پاس کے لوگوں کی مدد سے آگ فرو ہو گئی۔ کچھ خفیف نقصان ہوا۔

حبیب گورنر بمبئی کی لیڈی نارتھ کوٹ کو حضور ملکۂ معظمہ نے امپیریل آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا کا تمغا عطا کیا۔

کوریا میں روس نے اپنا ایک سفیر مقرر کرنے کا انتظام کیا ہے جسکی تنخواہ دس ہزار پانسو روبل ہوگی۔ اور اسکی آفس کا خرچ ایک ہزار پانسو روبل سالانہ ہوگا۔

ایک تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ کولنزبرگ کی جنگ میں برٹش فوج کو ۰۰ سپاہیوں اور دو توپوں کا نقصان ہوا اور پانچ فوج کے ۰۰۰ آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

ٹرانسوال کا نامہ نگار رہا ہے کہ کرنل کا ذکر کیا تھا لیڈی سمتھ کے محاصرہ سے نکل جائیگا اور سلامتی سے شیلی پہنچا۔ یہ خبر کرتا ہے کہ سپاہیوں کی صحت اچھی ہے۔ اور دشمن کے مقابلہ کیلئے ہر وقت مستعد ہیں۔

کرنل ایگر جو جنگ سٹورمبرگ میں مجروح ہو کر گرفتار ہو گئے تھے فوت ہو گئے۔

امرتسر سے خبر آئی کہ بیاس کی محصول چوکی پر ۲ آدمی چھریاں لیکر آ پڑے اور خوب لوٹ مار کی۔ چوکی کے آدمی مجبور رہے۔ صندوق سے تمام روپیہ اور ایک تلوار، ایک پیٹی لیکر نو دو گیارہ ہو گئے۔

راولپنڈی کے سیٹھ دینی بھائی نے ناگروں کی تعداد جنگ ٹرانسوال کیلئے دی ہے۔ اس میں پچاس عمدہ گھوڑے مع ساز اور بیس ٹانگے اعلی مضبوط ساخت کے کام میں آئیں سب

ٹانگے سپیشل ٹرین میں بھیجے گئے۔

مسٹر سوریش ایم کو رنگون میں پنسل غلطی سے ضرر شدید آئی۔ ۰۰ ہزار روپیہ ہرجانہ لے لیا۔

کلکتہ میں بابو کمار رادھا پرشاد سے نے وسٹر فوج والنٹیر کے لئے ۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

جنگ ٹرانسوال کی تائید میں اٹاوہ میں بھی جلسہ ہوا۔ ۲۰۰ روپیہ جمع ہوا۔

ڈچوں نے مقام رینزبرگ پر قبضہ کیا۔ اخبار ڈیلی میل کا نامہ نگار رینزبرگ سے تار دیتا ہے کہ برٹش فوج نے رینزبرگ خالی کرتے وقت اپنا بہت سا سامان رسد وغیرہ چھوڑ دیا۔ ولشائر رجمنٹ کی دو جماعتیں کلوف کیمپ سے لوٹتے وقت راستہ بھول گئیں۔ اور اب تک ان کا پتہ نہیں لگا ہے۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار رینزبرگ سے تار دیتا ہے کہ مقام رینزبرگ پر لڑائی جنگ میں لنکاشائر رجمنٹ کی ایک جماعت کو ڈچوں نے بہت بری طرح گھیر لیا مگر وہ دشمن کے ہاتھ سے نکل گئی تو ساؤتھ ویلز رجمنٹ کی ایک جماعت کو دشمن نے سخت نقصان پہنچایا۔ پانچ افسروں میں سے صرف ایک افسر کیپٹن واپس آیا۔

ریوٹر آرنڈل سے تار دیتا ہے کہ ۱۴ رہا جان کی شب کو جنرل کلیمنٹس رینزبرگ چھوڑ دینے پر مجبور ہوئے۔ اور آرنڈل پہنچ گئے۔ ڈچ فوج بھی بڑی سرعت کے ساتھ اپنے قدیم مورچوں پر قبضہ کرتی ہوئی انکے پیچھے پیچھے آ رہی ہے۔ جارج بس کی پہاڑیوں سے ڈچ ہمارے رسالہ پر گولا باری کر رہے ہیں۔

نواب حیدر آباد کے مدار المہام سر وقار الامرا بہادر عنقریب مرائیوارڈ ڈویژن کے قحط زدہ اضلاع کا دورہ لگائینگے۔ قحط زدوں کی ضروری امداد کیلئے حتی الامکان کوشش کیجائیگی۔

امیران شاہ سے کسی خاص کمپنی کی خبر نہیں آئی ہے مگر آجکل وہاں ڈاکوؤں کا بڑا زور ہے۔

قحط ہند کیلئے لارڈ میئر لندن کے فنڈ میں ۰ ہزار پونڈ تک

جمع ہو گیا ہے۔

ڈاکہ زنی۔ ہفتہ گذشتہ میں ایک سخت واردات ڈاکہ زنی کی موضع امین میں ہوئی۔ موضع مذکور امرتسر سے تقریبا ۱۳ میل بجانب جنوب واقع ہے۔ ۲۹ تاریخ کی شب کے وقت مسلح ڈاکو مسمی مولا سیاہو کا رستم لعل کے مکان میں جا گھسے اور مستورات سے زیورات طلب کیں۔ انکار کرنے پر انکو ضرب شدید پہنچا کر زخمی کر دیا۔ اور اسکو لڑکے کو اٹھا کر لے گئے۔ جو زیر معالجہ ہے۔ پولیس کا ایک دستہ ڈاکوؤں کے تعاقب میں گیا ہوا ہے۔ جو ابھی تک ناکام ہے۔ (نامہ نگار)

آتش زدگی۔ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۰ع کو رات کے ایک بجے ڈھولن داس صاحب امرتسر کی خاص کوٹھی میں آگ لگ گئی جو جلد فرو کیگئی۔ نقصان ۵ ہزار روپیہ کا ہوا۔ (نامہ نگار)

امرتسر۔ ۱۰ تاریخ کو بہت بارش ہوئی۔ اور مطلع آسمانی صاف ہے۔ مہاراجہ میسور ۹ فروری کو مسٹر فریزر صاحب کے ہمراہ رونق افروز امرتسر ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر اہل عہدہ داران و دیگر عامہ معززین نے استقبال کیا اور دو روز رہ کر لاہور تشریف لیگئے۔ انگلستان کے مشہور و معروف حامی مسٹر جوزف صاحب بتاریخ ۱۰ فروری کو ۹ بجے صبح رونق افروز امرتسر ہوئے۔ جناب ممدوح نے تاریخ مذکورہ بالا کو شام کے ۶ بجے بابو لال صاحب کے منڈوہ میں ایک لکچر بعنوان ... دیا جو نہایت فصیح و بلیغ تھا۔ (نامہ نگار)

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔